هُوَ الحق

تحریکِ شیخ الہندؒ

انگریزی سرکار کی زبان میں

ریشمی خطوط سازش کیس

اور

کون کیا تھا

(محفوظ ریکارڈ کا اُردو ترجمہ)

مُرتّبہ

مولانا سیّد محمد میاں صاحب

ناشر:- الجمعیۃ بک ڈپو قاسم جان اسٹریٹ دہلی ۶

سلسلہ مسلم محبانِ وطن کا حصہ اوّل

تحریکِ شیخ الہند

مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ

(انگریزی سرکار کی زبان میں)

ریشمی خطوط سازش کیس

(محفوظ ریکارڈ کا اُردو ترجمہ)

مرتبہ

مولانا سیّد محمد میاں صاحب

شائع کردہ

الجمعیۃ بک ڈپو - دہلی

بحسنِ توجہ حضرت مولانا سیّد اسعد صاحب مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند

ریشمی خطوط سازش کیس

انڈیا آفس ــــ لندن ــــ میں ــــ ریکارڈ ــــ محفوظ

 ریلیز ہونے کے بعد اس کا فلم لینے والے

محترم مولانا موسیٰ بھائی کرماڈی اور ان کے چند رفقاء

ترجمہ ــــ از جناب رفیق عزیز بیگ صاحب چیف ایڈیٹر روزنامہ الجمعیۃ

ترتیب ــــ از مولانا محمد میاں صاحب مصنف شاندار ماضی و علماء حق و سیرۃ مبارکہ

ناسخ ۔ (مسودہ کو صاف کرنے والے) ۔ مولانا اشیر الدین صاحب

ناشر ــــ الجمعیۃ بکڈپو ۔ دہلی طابع ــــ الجمعیۃ پریس ۔ دہلی

قیمت :- بیس روپے (-/20)

مسعود نے ۱۹۱۶ء میں مکہ میں مولانا سے ملاقات کے کوائف اور وہ واقعات بیان کئے ہیں جو مولانا کے مکان پر ان کی واپسی سے پہلے اور بعد میں پیش آئے ۔

بہین نے مولانا کی روانگی سے فوراً پہلے سازشیوں کی بحث وگفتگو۔ اس مقصد کیلئے خود اس کے چندہ جمع کرنے کے کام کی تفصیل اور اس کے ذریعہ مولانا ابوالکلام آزاد کے درمیان جو مراسلت ہوگئی اس کا حال بیان کیا ہے مولانا کی روانگی کے بعد ہندوستان میں سازشیوں کی حرکتوں کی تفصیل بھی اس نے بیان کی ہے ۔

احمد علی نے نظارۃ المعارف القرانیہ کی تاریخ اور عبیداللہ کی تالیفات اور سرگرمیوں کی تفصیل اور سرحد پار کے سازشیوں سے ملنے والے پیغامات اور خطوط کی تفصیل بیان کی ہے ۔

عبدالحق نے پنجابی مہاجر پارٹی کے ترک وطن کا اور سرحد پار کے سازشیوں کے مجاہدین اور سرحدی قبائل سے رابطہ کا اور کابل میں ان کی سرگرمیوں کا حال بیان کیا ہے ۔

عبداللہ سندھی نے عبیداللہ کی کابل کو ہجرت کابل کے حالات وواقعات اور عبیداللہ کے خطوط لیکر اپنی ہندوستان کو واپسی کا حال بیان کیا ہے ۔

مقدمہ کا مذہبی پہلو

۸۱ - استغاثہ کی یہ عرضی اس قیاس پر قائم ہے ۔ جس کی تائید موجودہ اور گذشتہ نسل کے مسلمان علماء ہند کے اعلانات سے ہوتی ہے ۔ کہ مسلمانوں کو ان کا مذہب برطانیہ کا دشمن بننے پر مجبور نہیں کرتا ۔

جب سر ولیم ہنٹر نے اس رائے کو شائع کیا تھا کہ مسلمان مذہب کی رو سے ایسے کرنے کے پابند ہیں تو ہندوستانی مسلمانوں نے بلا تاخیر اس سے بے تعلقی کا اظہار کیا تھا۔ غیر مسلمانوں کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات کا تعین خصوصیت کے ساتھ ....

اس لحاظ سے ہوتا ہے ۔ کہ کوئی غیر مسلم ملک یا مملکت دارالاسلام ہے یا دارالحرب مسٹر جسٹس عبدالرحیم نے اپنی کتاب "مسلمانوں کے اصول قانون سازی" کا صفحہ ۳۹۶ پر مستند اور

مسلمہ ماخذوں کے حوالے دے کر دکھایا ہے کہ ہندوستان کو دارالاسلام ہی سمجھنا چاہئے۔
شاید اس سلسلہ میں سب سے زیادہ گراں قدر فیصلہ وہ فتویٰ ہے[1] جو ۱۸۹۰ء میں مرحوم مولانا رشید احمد گنگوہی نے جاری کیا تھا۔ کیونکہ اس پر دوسرے علماء کے علاوہ مولانا محمود حسن کے بھی دستخط ہیں۔ کہ مسلمان مذہبی طور سے پابند ہیں کہ حکومت برطانیہ کے وفادار رہیں۔ خواہ آخر الذکر سلطان ترکی سے ہی برسر جنگ کیوں نہ ہو۔

ترکی کے موجودہ جنگ میں شامل ہونے سے کچھ دن پہلے ہی یہ فتویٰ البشیر میں طبع ہوا ہے اس فتوے پر یقین کرتے ہوئے اور جب تک کہ حکومت مسلمانان ہند کی مذہبی آزادی میں مداخلت کر کے ملک کو دارالاسلام کے بجائے دارالحرب نہ بنا دے۔ ....

..... استغاثہ یہ کہہ سکتا ہے کہ جہاد اور جہاد کے لئے اشتعال دلانا فرض ہونا کجا جائز بھی نہیں بلکہ فی الحقیقت حرام ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے خیالات کی حوصلہ افزائی کرے تو وہ مملکت کے خلاف ایسے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ جس کے لئے شرعی طور پر مکلف ہونے کا عذر بھی نہیں کیا جا سکتا۔

کسی غیر مسلم حکومت کی وہ کارروائیاں جو اس حکومت کی مسلمان رعایا کو اس سے وفاداری کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیتی ہیں۔ اس کی املاک میں صریحی مداخلت اس کے بچوں کو غلام بنا لینا یا ایسا کرنے کی اجازت دینا یا ایسے ہی دوسرے جابرانہ اقدامات وغیرہ ہو سکتی ہیں۔ لیکن ذمہ داری سے سبکدوشی کا یہ اعلان کسی ذمہ دار مذہبی عہدہ دار کی جانب سے ہونا چاہئے۔

بلاشبہ کچھ لوگوں نے ایسے اعلانات کئے ہیں کہ ہندوستان دارالحرب ہے۔ لیکن جن لوگوں نے یہ اعلانات کئے ہیں۔ انہوں نے خود باغی ہونے کا اعتراف کیا ہے اور کوئی بھی

---

[1] تعجب ہے علماء دیوبند یعنی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ سے تعلق رکھنے والی پوری جماعت کو اس فتوے کا علم نہیں۔ اور سی۔ آئی۔ ڈی کو یہ فتویٰ یاد رہ گیا۔ مزید تعجب یہ کہ خود مولانا محمود الحسن صاحب کو جن لوگوں نے بقول سی۔ آئی۔ ڈی اس پر دستخط کئے تھے یہ فتویٰ یاد نہیں رہا۔ اور البشیر جس میں یہ فتویٰ طبع ہوا تھا۔ اس کے متعلق بھی یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ اخبار کہاں سے شائع ہوتا تھا۔ اور تاریخ اشاعت کیا تھی۔ مفصل تردید ہم مقدمہ میں کر چکے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے مغالطے۔ محمد میاں

ذمہ دار ہندوستانی مسلمان موجودہ وقتوں میں ایسے اعلان کی حمایت نہیں کریگا۔

مولانا خلیل احمد بھی مولانا رشید احمد کے فتوی پر دستخط کرنے والوں میں شامل ہیں اس معاملہ میں اُن کی رائے لی گئی۔ انہوں نے جو رائے دی اس کی بڑی قیمت ہے لیکن اسکی قدر اس وجہ سے کچھ کم ہے کہ اُن کے بارہ میں مشہور ہے کہ اگست ۱۹۱۵ء میں وہ خود بغرض ہجرت ہندوستان سے چلے گئے تھے۔ اُن کے مرید اور شاگرد روپیہ بھیجتے وقت ان کو مولانا محمود حسن کو بھی مہاجر لکھتے ہیں۔

تاہم یہ ایک واقعہ ہے کہ ۱۹۱۳ء میں مولانا خلیل احمد نے ہجرت کے سلسلہ میں فتوی دیا تھا کہ ہندوستان سے ہجرت واجب (صحیح اور مناسب) نہیں۔ یہ فتوی وکیل امرتسر میں ۱۴ جون ۱۹۱۳ء کو چھپا تھا۔

سازشیوں کے خلاف کارروائی کی تجویز

۸۲۔ استغاثہ میں ۵۹ سازشیوں کے نام شامل کئے گئے ہیں ان میں سے دو سازشی نمبر ۷ و نمبر ۱۱ وفات پا چکے ہیں سات سازشی نمبر ۴، نمبر ۸، نمبر ۱۷، نمبر ۳۰، نمبر ۴۸، نمبر ۵۰ اور نمبر ۵۱ سلطانی گواہ بن گئے اور ۲۵ مفرور ہیں۔

آخر الذکر (یعنی مفرورین) میں سے ہر شخص کے خلاف کیونکہ ریکارڈ موجود ہے اس لئے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۱۲ کے تحت ان سب کے خلاف یہ استغاثہ نمبر ۱۹ و نمبر ۵۷ شہادتیں پیش کی جائیں گی۔

استغاثہ کی تجویز ہے کہ باقی ماندہ لوگوں میں سے نمبر ۲، نمبر ۳، نمبر ۵، نمبر ۶، نمبر ۹، نمبر ۱۳، نمبر ۱۵، نمبر ۱۶، نمبر ۱۸، نمبر ۲۰، نمبر ۲۱، نمبر ۲۴، نمبر ۳۱، نمبر ۳۲، نمبر ۳۹، نمبر ۴۰، نمبر ۵۲، نمبر ۵۵، نمبر ۵۷ اور نمبر ۵۹ کے خلاف کارروائی کی جائے۔

سازشیوں کے خلاف کیس پر یادداشتیں

۸۳۔ تاکہ صوبائی حکام متعلقہ کو قطعیت کے ساتھ معلوم ہو سکے کہ جن آدمیوں سے